بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہاں ملیں گے جہاں بھر امامؑ ایسے!

رفید غلام یزید بن عمر ابنِ ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابنِ ہبیرہ کو مجھ پر غصہ آیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی، میں بھاگ کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ (امامؑ نے) فرمایا: واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں (امامؑ) نے تیرے غلام رُفید کو پناہ دی ہے لہٰذا اب اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنا۔ میں کہا کہ وہ مردِ شامی بد رائے ہے۔ (امامؑ نے) فرمایا: تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اسے بیان کر۔

میں چلا، ایک بادیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہاں جاتا ہے، میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پا رہا ہوں، پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا، میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا پیر دکھا میں نے دکھایا اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کیلئے بھی یہی کہا، پھر کہا زبان دکھا میں نے دکھائی۔ **اس نے کہا جا اب تیرے لئے کوئی خوف نہیں اس (زبان) پر**

ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پہنچا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب میں ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی، جب اندر گیا اس نے (ہبیرہ) نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا بچھا اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ پسِ گردن باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کا کہا۔ جلاد قتل کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں کہا اے امیر جلدی نہ کر، اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا بیان کر، میں نے کہا خلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امامؑ نے ایسا فرمایا ہے مجھے سلام کہلا بھیجا ہے، میں نے قسم کھائی۔ اس نے تین بار ایسا کہلوایا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا اب میرے تمام معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

(الشافی، کتاب الحجت، ترجمہ اصولِ کافی جلد سوم، صفحہ 68)